پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی۔

نمبر ۱۱ جلد ۱۵ | مطبوعہ ۱۷ مارچ بروز پنجشنبہ ۱۸۸۷ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی — سالانہ معہ محصول عہ

گلدستہ اخبارات

نظام حیدرآباد کیطرف سے ایک ہسپتال پردہ دار عورتوں کے لئے بیادگار جیوبلی کھولا گیا۔ **پنجاب** میں گیہوں کا نرخ ۱۴ اسیر سے زیادہ کہیں نہیں ہی۔ **برہما** میں ڈاکوؤں نے انگریزی خزانہ کا ۱۲ ہزار روپیہ لوٹ لیا۔ ۱۰ لاکھ کارتوس لدا ہوا انگریزی جہاز ہندوستان کو آتا ہوا ڈوب گیا۔ ۸ اپریل حضور ویسرائے رونق افروز شملہ ہونگے۔ **آگرہ** و گوالیار کی سڑک پر ۳۰۰ ڈاکوؤں کی جماعت ڈاکہ زن ہی۔ **حضور** قیصر ہند لندن کی یادگار جیوبلی کی بنیاد خود رکھینگی۔ **روس** نے اپنی سرحدی فوج کو دوچند کر دیا۔ **تمام** جنگی ناگونیر روس نے بہت بڑا ذخیرہ رسد و گولہ و بارود فراہم کیا۔ **یونان** بھی بڑی جانفشانی سے جنگ کی تیاریوں میں ہی۔ **روس** اور جرمنی اور فرانس کی دوستی میں اٹلی بھی شریک ہوگیا ہی۔ **روس** کی کوشش ہی کہ مصر میں انگریزوں کے خلاف بغاوت ہوئے **ہندوستان** کے فراق میں روسی اخبارات کیا کیا اوٹ پٹانگ بک رہے ہیں۔ **امیر کابل** نے بھی افغانستان میں جہاد کا اشتہار دیا۔ **روس** نے بلگیریا کے قبضہ کی پھر دھمکی دی۔ **سننے** میں آیا ہی کہ فرانس اور روس کے درمیان ایک مخفی عہدنامہ ہوگیا ہی۔ **ایک شخص** نے اپنی بی بی کو گولی ماری مگر گولی اُس کے بالوں میں سے ہوکر نکل گئی۔ عورتوں کی قسمت یاور ہی۔ **لاہور** میں بقول جعفر زٹلی بہ تقریب ہولی دو پٹھانوں کی ہندؤں نے خوب گت بنائی۔ اور پولیس کی کارروائی خاموشی۔ **بکمد** میں ایک عورت کو خاوند نے زیورات پوشیدہ لیجانے سے منع کیا اِس بات سے جل کر عورت تالاب میں ڈوب مری۔ **جموں** میں مہاراجہ کی شادی کی دھوم دھام ہی۔ **یورپ** میں جنگی گرمی کے سبب تجارت سرد ہو رہی ہی۔ **ہندوستان** میں جسقدر گورہ فوج اور دیسی سپاہ ہی اُنکی تنخواہوں میں ہر سال ۱۴ کروڑ روپیہ خرچ ہوتا ہی۔ **بمبئی** میں ہندو مچھلی والوں اور مسلمانوں کے درمیان سخت فساد ہوا مجروح ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ **مالک** اودھ اخبار نے بیادگار جیوبلی حضور قیصر ہند کی تصویر تقسیم کی۔ **ضرورت** برہما کے لئے ہندوستانیوں کو شاید والنٹیر بننا ملے گا۔ **گورنمنٹ** نے خواہش کی کہ ڈوگرہ فوجیں کثرت سے بھرتی کیجاویں۔ **گذشتہ** پرچہ نور افشاں میں ڈاکو تانیتا بھیل کی گرفتاری پر ۵ ہزار روپیہ خرچ ہونے کی بابت لکھا تھا اُسکو ناظرین ۱۵ ہزار سمجھیں۔ **"تانیتا** بھیل کے ڈاکے مشہور ہیں۔ غریبوں کو دیتا امیروں کو لوٹتا ہی۔ **مہاراجہ** دلیپ سنگھ یورپ میں اب تک اپنے قومی مذہب و لباس برقرار رکھے ہیں۔ **آسٹریا** نے سات کروڑ روپیہ تیاری جنگ کے لئے منظور کیا۔ **آئرلینڈ** میں رعایا کا پلہ بھاری ہی۔ **روسی** اہل اسلام کے دلوں کو تسخیر کرنے کے درپے ہیں۔ **شیخ الاسلام** سید احمد صاحب بھی روس جاتے ہیں۔ **جرمنی** میں ایک یہودیوں کے اخبار نے ۲۴ فروری کو پچاس سال ختم کئے۔ جیوبلی نمبر میں اڈیٹر نے بڑے فخر سے اپنی کامیابی کا اظہار کیا۔ عجیب بات یہ ہی کہ جس اڈیٹر نے اسکا پہلا نمبر شایع کیا تھا۔ اُسی نے

نورافشاں

مطبوعہ ۱۰ - مارچ ۱۸۸۷ء

بقیہ ہندوستان میں انجیل کی تاثیر

ایک مشہور یوروپین فلسفر کا قول ہے اور اُسنے اسبات کو بدلائل ثابت کیا ہے - کہ دعا مانگنا نیچری سے ہے - ہر ایک جاندار دعا مانگنے کا مادہ رکھتا ہے - اور دعا مانگتا ہے خواہ کسیطرح سے ہو دنیا کی کل قوموں میں اِس کا کچھ نہ کچھ نشان پایا جاتا ہے - اور ہندوستان میں جو گویا قدیم سے بت پرست رہا - بتوں کے سامھنے دعائیں اور التجائیں کی جاتی تھیں - اور آجتک بھی اکثر ایسا ہی دیکھنے میں آتا ہے - لیکن یہہ طریقہ دعا کا جو انجیل نے ہمیں سکھایا - پیشتر ایسا نہ تھا - جیسا خداوند مسیح نے بتایا - کہ "وہ دن آتے ہیں - کہ خدا کے سچے پرستار روح اور راستی سے اُسکی پرستش کرینگے" +

یہہ روشنی اب قدرے ہندوستان میں چمک اُٹھی ہے برہمو صاحبان کیطرف دیکھئے - کہ وہ کس طریقہ سے عبادت کرتے ہیں - اور کسطرح دعائیں اور التجائیں خدا کے حضور پیش کرتے ہیں - جسکے ملاحظہ سے صاف انجیل کی تاثیر معلوم ہوتی ہے - بھجن گانے - پرارتھنا کرنا - اِن سب باتوں کا اُستاد مسیح خداوند کا کلام ہے - ایسی ایسی باتوں کو دیکھکر ہم کسیطرح بیدل نہیں ہو سکتے - کہ ہندوستان میں دین عیسوی کی ترقی کم ہے - ہرگز نہیں - یہہ سب کچھہ انجیل کی برکت سے ہے - یہہ گویا تیار ہوتے ہیں - کہ ہم ضرور کسیوقت مسیح پر ایمان لاوینگے +

آریا صاحبان نے سب کچھہ انجیل کے طفیل حاصل کیا ورنہ یہہ بغیر بت سامھنے بٹھائے کب پرمیشور کے سامھنے حاضر ہو سکتے تھے - بت اُنکے وسیلے تھے - پرمیشور کے حضور التجا پیش کرنے کے لئے - اور اب بغیر بتوں اور بغیر وسیلوں کے اپنی التجا پیش کرتے ہیں - لیکن چونکہ سچائی سے اِن کو ظاہراً عداوت ہے اِس لئے انجیل کو پیٹھہ پیچھے رکھہ دیتے ہیں - اور من مانی پرستش یا دعا کرتے ہیں - اور دعا بھی ایسی عجیب کرتے ہیں - کہ جسکا مطلب شائد وہی سمجھتے ہونگے - چنانچہ ذیل کی ایک دعا ایک آریہ اپدیشک کی ہے ناظرین ملاحظہ فرماویں - اور اِس کا مطلب سمجھیں ہماری سمجھہ میں تو کچھہ نہیں آتا +

ایک آریا کی دُعا

میں حیران و پریشان ایک جنگل میں چلا جاتا تھا - ایک طرف سے مجھے کسی کے رونے کی آواز آئی - اُس طرف کو چلا دیکھا کہ ایک عورت بیطرح آہ و زاری کر رہی ہے - اُسکے دُکھہ کا سبب میں نے اُس سے دریافت کیا - وہ اپنی مصیبتوں کا حال مجھے سنانے لگی - معلوم ہوا کہ وہ زمانہ کی گردش سے اِس حالت کو پہنچی ہے - میں نے اُسے کہا - کہ تو میرے ساتھہ تو اپنی اِس مصیبت سے چھوٹ جائیگی - سوامی دیانند نے ہمارے ساتھہ ایسا ہی سلوک کیا .... الخ

یہہ دعا کر کے بیٹھہ گئے - اے ناظرین کیا آپ کو اِس سے ہنسی نہیں معلوم ہوتی - اِسمیں دعا کی کونسی بات ہے نہ اِس میں کوئی التجا ہے - نہ گناہوں کا اقرار - نہ شکر گذاری - صرف دکھا دیا ہے کہ ہم بھی دعا مانگتے ہیں - صرف پنڈت دیانند کا نام آیا ہے - اِس دعا سے کیا حاصل خیر کچھہ ہو یا نہ ہو - مگر یوں کھڑے ہو کر بغیر کسی اینٹ پتھر کے دعا ہے +

سوم نئے نئے خیالات اور نئے نئے مذاہب کی ایجاد +

پیشتر اُسکے کہ ہندوستان میں محمدی مذہب آیا - صرف ایک مذہب بت پرستی کا تھا - جب محمدیوں نے زور کیا - تو یہہ طریقہ بت پرستوں میں پھیلا - جب تک انجیل نہ آئی یہی دو طریقہ مدت تک ہندوستان میں رہے - لیکن انجیل نے آکر ایسا الٹ پلٹ کر دیا - کہ سب کو اپنی اپنی پڑگئی ہے پنڈت جانکی ناتھہ مسیحی المذہب دہلوی فرماتے ہیں کہ انجیل نے ہندوستان میں اگر اسطرح کا کام کیا ہے - فرض کرو کہ ایک کوٹھری جو مدت سے بند تھی - جسکا دروازہ صدیوں سے کسی نے نہ کھولا تھا - کسی نے دفعتاً کھولدیا - اندر جاکر دیکھا کہ گرد و غبار و گندگی سے بالکل بھری پڑی ہے - اُس کو اُسنے صاف کرنا شروع کیا - جیوں صاف کرنے لگا اس قدر غبار اُٹھی کہ جتنے آدمی اندر تھے - اُس میں کھڑے نہ ہو سکے - ناک میں دم آنے لگا - بالکل اندھیرا کچھہ دکھائی نہ دیتا تھا - جیوں گرد بیٹھی ذرا روشنی نظر آئی - دم میں دم آنے لگا پھر صاف کرنے والے نے اُس کو جھاڑنا شروع کیا - پھر وہی پہلے سا حال ہوا - مگر کچھہ کم گرد اٹھی غرضکہ اِسی طرح سے اُس مکان کی صفائی ہوتی گئی - آہستہ آہستہ بالکل صاف ہو کر شمس النہار ظاہر ہوا - بعینہ یہی حال ہندوستان کا انجیل نے آکر پایا - ابھی تک صفائی ہو رہی ہے - روشنی کا شروع ہو گیا ہے - جیوں جیوں صفائی ہوتی ہے - روشنی زیادہ ہوتی جاتی ہے - پرانے خیالات اُڑتے جاتے ہیں - نئے نئے خیالات ظاہر ہوتے ہیں - آریہ سماج برہمو سماج - نیچری - اور دیگر فرقے جو اِسی زمانہ انجیلی میں ایجاد ہوئے ہیں - یہہ صرف انجیل کی صفائی کا نتیجہ ہے" +

یہہ بالکل راست و درست ہے - اب ہر ایک کو یہی خیال ہے کہ ہمارا دین انجیل کے مطابق ہو جاوے - انجیل کو نہ ماننا پڑے - بہت کوشش ہو رہی ہے - اور حقیقی نور کے قریب آتے جاتے ہیں - وہ زمانہ جلدی آنیوالا ہے کہ کُلیت بالکل صفائی ہو جائیگی - اور سب گروہ و فرقے انجیل کی روشنی میں چلینگے +

"حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے" - وہ خداوند مسیح ہے +

نورافشان اپنی طرف سے اور تمام ناظرین نورافشاں کیطرف سے جناب ڈاکٹر اودھی ایم ویری صاحب کا دل سے

شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ نے ہمکو یونان کے گذشتہ واقعات کی سیر کروائی۔ اب تواریخ یونان ختم ہو چکی ہے۔ سب ناظرین نے اس سے خوب فوائد حاصل کئے۔ آپ ہمارا شکریہ قبول فرماویں آیندہ بھی ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اپنے عمدہ اور پاکیزہ خیالات و نادر مضامین سے ہماری امداد فرماتے رہینگے

برہمو پرچار آفس لاہور سے ہمارے پاس ایک کتاب موسومہ بنیاد الایمان اور ایک خط جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں پہنچا۔ کتاب کی بابت جو کچھ ہمیں کہنا ہوگا پھر دیگر کہینگے لیکن اس خط کی بابت ہم راقم خط سے پوچھتے ہیں کہ وہ کونسی ہماری تحریر تھی جو آپ کے اصول ایمان کے خلاف تھی۔ اور آپکے سر مڑھی اگر ہمسے کوئی اس قسم کی غلطی ہو گئی ہے۔ تو آپ مہربانی سے اسکا حوالہ دیں۔ کیونکہ نہ ہم کسیکو دھوکھا دینا چاہتے۔ اور نہ یہہ چاہتے ہیں کہ کوئی ہمکو دھوکھا دے مہربانی سے آپ ہماری غلطی کو بذریعہ اخبار دھرم جیون یا خط اظہار فرماویں۔ اگر سچ مچ غلطی ہوگی تو ہمکو اُسکے قبول کرنیمیں ذرا بھی عذر نہوگا +

اور وہ خط بجنسہ یہہ ہے

برہمو پرچار آفس

لاہور ۹ مارچ ۱۸۸۴ء

جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں

میں آپکی خدمت میں اپنے آفس سے ایک کتاب جسکا نام بنیاد الایمان ہے روانہ کرتا ہوں۔ آپ اُسکو پڑھکر معلوم کریں کہ ہم لوگ "بالالہام و عقل" کی پیروی کے بارہ میں کیا اصول رکھتے ہیں۔ بناوقف ہونیکے ایسی باتوں کو ہمارے سر مڑھنا کہ جو ہم نہیں مانتے ہماری تعلیم کی نسبت کچھ لکھنا ہم بے انصافی کرنا اور پبلک کو دھوکھے میں ڈالنا ہے۔ کہ جو گناہ میں داخل ہے جو کچھ ہمارے اصول ہیں وہ خداداد و عالمگیر ہیں۔ مگر یہی اگر آپکے نزدیک وہ درست نہیں تو آپ بیشک اُنکی نادرستی کے دکھلانیمیں کوشش کیجے +

دعا گو۔ برمھدا س منیجر براہمہ پرچار آفس

بقیہ قدیم تواریخ کا اختصار

بقیہ آٹھویں فصل مارقس انٹونس اور کلیوپاٹرا کے بیانمیں

سنہ ۴۲ سے ۳۲ تک

کہ ایک سنگدل و عیاش ملکہ کی خاطر ایسی پارسا عورت جیسی اکٹوویا تھی اُس کے خصم سے جدا کروادی جائے چنانچہ اُنہوں نے اُس لڑائی میں خوشی سے قیصر کی مدد کی انٹونیاس اور کلیوپاٹرا اپنے جنگی جہازوں کو لیکر رومی جہازوں سے مقابلہ کرنے کو چلے اور ایپیرس کی ایک راس پر جو اکتیم جھوم کہلاتا تھا جہازوں کی لڑائی ہوئی پیشتر اس سے کہ لڑائی پوری ہو کلیوپاٹرا کو بڑا خوف آیا چنانچہ وہ اپنی کشتی میں تشریف لے گئے اور تمام مصر کے جہاز اُسکے پیچھے ہوئے جب انٹونیاس نے یہہ حال دیکھا تو وہ بھی اُسکے پیچھے ہو لیا اور وہ سکندریہ میں پہنچے اور عیش و عشرت کرکے ضیافتوں میں دل بہلانے لگے اور اسطرح چاہتے تھے کہ دشمنوں کے آنے کی خبر اپنے دل سے بھلا دیں جب قیصر سکندریہ کے بندر میں آیا تو اُسنے قیصر کے وسیلہ سے کلیوپاٹرا کو ایسی خبر بھیجی جس سے اُسکو یہہ امید پیدا ہوئی کہ جیسا میں نے اپنے خوب صورتی سے جولیس قیصر اور انٹونیاس کو اپنے اختیار میں کر لیا ویسا ہی اُسکے ساتھ بھی کرونگی چنانچہ اُسکے جہاز اور شہر بغیر جنگ انٹونیاس کے ہاتھ سے نکل گئے ملکہ ایک برج میں دو عورتیں لے گئی اور یہہ مشہور کروا یا کہ کلیوپاٹرا مر گئی انٹونیاس نے یہہ خبر پاکے خودکشی کی نیت سے اپنے کو زخمی کیا جب وہ موت کے بستر پر پڑا تو اسکو ایک خط ملا جس میں یہہ خبر تھی کہ کلیوپاٹرا زندہ ہے اور تم کو اپنے برج میں بلاتی ہے چنانچہ پلنگ پر لیٹا کے ملکہ کے پاس پہنچایا گیا وہاں اُسکی گود میں مرا +

کلیوپاٹرا ابتک امید رکھتی تھی کہ میں فاتح کو فتح کرونگی لیکن جب اُس سے ملاقات ہوئی تو اُسنے جانا کہ میری یہہ امید باطل ہے کہ مجھے قیصر کی فتح کے تماشہ میں جانا پڑیگا چنانچہ اُسنے خودکشی کا ارادہ کیا لیکن قیصر اکٹاویاس نے یہہ چاہا کہ میں اس خوبصورت ملکہ کو اپنے فتح کے تماشہ دکھلاؤں ہر طرح سے کوشش کی کہ اُس کو خودکشی سے باز رکھے مگر ایک روز ایسا ہوا کہ ایک گنوار ملکہ کے واسطے ایک ٹوکرا انجیر سے بھر کرلے آیا ملکہ کو دیا تھوڑی دیر بعد قیصر کو ملکہ کیطرف سے ایک خط ملا جسمیں یہہ درخواست تھی کہ میرے لڑکے بالوں کی خبر لینا اور میری لاش کو انٹونیاس کے پاس گڑوا دینا خط پڑھکے خیال آیا کہ میرے قیدی قید سے چھوٹ گئے وہ اُسکے کمرے میں دوڑا اندر جاکے کیا دیکھا کہ ملکہ شہانہ لباس پہنے بستر پر پڑی ہے ایک عورت اُسکے پیر کیطرف پڑی اور دوسری کیطرف اُسکے سر پر تاج رکھہ رہی ہے قیصر نے دیکھا کہ اُس کے کمرے کا سناٹا موت کا سا ہے سہیلی سے پوچھا کہ کیا یہہ اچھا ہوا اُسنے جواب دیا کہ ہاں اچھا ہوا ایک بڑی شاہزادی کے لایق یہہ کہکے وہ بھی گر کر مر گئی حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کلیوپاٹرا کے ایک بازو پر ایک سانپ لپٹا ہوا تھا جو انجیر کے ٹوکرے میں تھا یہہ میوا اسی کی زہر سے مر گئی اُسی وقت سے مصر ایک رومی صوبہ بنایا گیا قیصر لوٹ ساتھ لئے ہوئے روم میں لوٹ گیا اور تماشہ دھوم دھام سے کیا گیا اُسکے پیچھے ایک کوچ جس پر کلیوپاٹرا کی ایک صورت لکھی ہوئی تھی اور اُسکے پیچھے اُس کے دو بچے سکندر اور کلیوپاٹرا پیدل چلے دشمنوں کے درمیان اسیر ہو رہے لیکن دشمنوں کے درمیان اُنکا ایک دوست پایا گیا وہ دوست قیصر کی بہن اکٹاویا تھی جس نے اُن کو لیکر پرورش کیا اور جب بلوغ کو پہنچے تو کلیوپاٹرا کی شادی مارٹانیہ کے درمیان بادشاہ سے ہو گئی +

نویں فصل قیصر اگسٹس کے بیانمیں

سنہ ۳۰ سے مسیح کے وقت تک

انٹونس کے بعد قیصر اگٹاویاس کا کوئی مخالف

نہ ہا اور وہ قیصر جولیس سے زیادہ اختیار رکھتا تھا چنانچہ اُسنے اپنا خطاب اگستس پایا یعنے ہیکل کی مانند پاک یا مخصوص کیا ہوا اور جیسا کہ سال کا ساتواں مہینہ جولیس قیصر کے نام سے جولائی نامزد ہوا ویسا ہی آٹھوں مہینہ یعنے اگست اگستس کے نام سے نامزد ہوا اُسنے امپیریٹر یعنے حاکم اعلیٰ کا خطاب پایا وہ امپیریٹر کہلاتا ہی اور اُسوقت اِس خطاب سے وہ مراد نہیں تھی جو اُس کے بعد سمجھی گئی لیکن اگرچہ ایسے بڑے خطاب کا اُسنے دعویٰ نکیا تاہم تمام افسروں کا اختیار چھین کر وہ فی الحقیقت شاہنشاہ ہوا لوگ قریب ایک صدی سے جھگڑتے جھگڑتے تھک گئے اور اب اسکی حکومت تلے آرام چاہتے تھے چنانچہ اگستس کے ایام میں خونریزی نہوئی اور اُسنے اچھی حکومت کے وسیلے سے کوشش کی کہ لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف ملا وے اور اِس بات میں وہ بخوبی کامیاب ہوا علم و ہنر کی ایسی ترقی ہوئی کہ وہ زمانہ ابتک اگستس زمانہ کہلاتا ہی اور اُسوقت سے لیکے ہر زمانہ کے لئے جب تالیفات کثرت سے ہوتے ہیں نظیر ہوا اُس زمانہ میں ٹیٹس لیویاس نے روم کی ایک تاریخ لکھی جسکا ایک حصہ ابتک موجود ہی اُسی وقت مشہور رومی شاعر جیسے ہارس اور اوودی اپنی کتابیں تصنیف کیں اُنہیں دنوں میں جانس کا مندر تیسری بار بند ہوا اور تمام دنیا میں صلح ہوئی اُنہیں ایام میں دنیا کی چار ہزار چوتھی سال یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے وقت یہوداہ کے بیت لحم میں سلامتی کا شاہزادہ پیدا ہوا فقط +

تمام شد

مراسلات

ہندو مذہب

بقیہ نمبر ۲۸

آریا لوگ اِس دنیا کے خلق

+ ہونے کے باب میں کیا خیال کرتے ہیں۔ اور وید کا ایک مقام جو بہت مشہور ہی اُسکا یہہ ترجمہ ہی۔ اُس وقت نہ نیست تھا نہ ہست اور نہ ہوا تھی اور اُس کے اوپر آسمان تھا۔ سب کچھ کس چیز سے ڈھنپا تھا۔ ہر ایک

چیز کس میں رہتی تھی۔ کیا پانی تھا یعنے گہرا گڑھا اُس وقت نہ موت تھی اور نہ غیر فنا پذیری یعنے امرتا اُس وقت دن اور رات کا فرق نہیں تھا۔ وہ ایک مادی کے ساتھ آرام سے سانس لیتا رہا۔ اُس سے الگ

بقیہ حاشیہ + پھر رسالہ ست دھرم وچار کے صفحہ ۱۳ پر دیانندجی یوں لکھے گئے ہیں = **قولہ** شاستر میں بھی لکھا ہی۔ یعنے جو ہی سو آگے کو ہوتا ہی اور جو نہیں ہی وہ کبھی نہیں ہو سکتا ہی۔ **اقول**۔ یہہ وہی سوال ہی جو دہریا یا ناستک لوگوں نے اپنی ناقص عقل کے سبب بار بار کیا ہی کہ عدم سے عدم ہی ہوتا ہی خلقت عدم سے نہیں ہو سکتی۔ سو ویسے ہی وہی تنبا ہی انہاروں سے دیانندجی بھی طلباس اتستک حقیقت میں ناستک یعنے دہریہ ہی معلوم ہوتے ہیں +

(الف) یہہ قول شاستری دیانندجی کا وید کے بالکل برخلاف ہی جیسا کہ ہم پہلے ناظرین کو حوالہ بحوالہ وید سے ثابت کر کے دکھلا چکے ہیں۔ اور وید فرماتا ہی۔ کہ ابتداء عالم سے پہلے پرمیشور کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ نہ ذرہ نہ خلا۔ نہ روح نہ جیو وغیرہ پس جس حال میں یہہ شاستری قول دیانندجی کا وید کے برخلاف ہی تو ہرگز ہرگز لایق قبولیت کے نہیں ہی۔ +

(ب) پھر اگر وید کو چھوڑ کر صرف شاستروں ہی پر غور کیا جاوے تو اُن میں بھی جگت کی پیدائش کے باب میں بہت ہی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ +

مثلاً سانکھ شاستر بیان کرتا ہی۔ کہ اوکجتا۔ بدھی۔ آہنکار۔ اور پانچ تنماترا۔ یہہ آٹھ پرکرتی ہیں جن سے جگت کی اُتپتی ہی اور یہہ کہ پرش یا چیتنیا نرگن۔ دیکھنے والا۔ بھوگنے والا۔ نربیاپار۔ جو پیدا بھی نہیں کرتا جیسا کہ تتو اسماس میں لکھا ہوا ہی +

پھر نیا شاستر بے شمار ذروں سے جگت کی پیدایش کو مانتا ہی اسلئے کہ پانچ مہان بھوت پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ وایو۔ اکاش۔ یہہ سب پرمانو روپ یا ذرات ہیں +

ویدانت شاستر کہتا ہی کہ یہہ سب سنسار مایا یا اگیان کلپت ہی یعنے بھرم یا بھول ہی اور اِس شاستر کی رو سے کچھ پیدا ہی نہیں ہوا +

منوجی کا دھرم شاستر کہتا ہی کہ سب جگت پہلے پرکرت میں لین تھا اور اُسکا کچھ علم و نشان نہ تھا اور نہ دلیل سے معلوم ہو سکتا تھا خوابکی سی حالت میں تھا اور اُسکے یعنے نارائن کے دل میں یہہ خواہش پیدا ہوئی کہ اپنے بدن سے ایک قسم کی خلقت پیدا کرنی چاہئے۔ تو اُس نے پہلے پانی کو پیدا کیا پھر اُس پانی میں بیج ڈالا تب وہ بیج مثل طلا و آفتاب کے بصورت بیضہ بنگیا پھر اُس بیضہ سے برہماجی جو تمام مخلوق کے پیدا کرنے والے ہیں آپ سے آپ پیدا ہوئے۔ برہمانے اُس انڈے میں ایک برس تک رہکر اور پرماتما کا دھیان کر کے اُس انڈے کے دو ٹکڑے کئے اُن دو ٹکڑوں سے سورگ اور پرتھوی کو بنایا۔ پھر اُن دو ٹکڑوں کے بیچ میں اکاش اور آٹھوں دشا اور جل سمندر کو بنایا۔ اور اُن بڑے شکنٹ ان کے سو کشم انشوں کو اپنے انگ میں ملا کر تمام مخلوقات کو بنایا۔ پھر برہماجی نے اپنے قالب کے دو حصے کئے نصف سے صورت مرد اور نصف سے صورت عورت پیدا ہوئی اور اُن دونوں کے ملا دینے سے شخص براٹ کو پیدا کیا۔ منوجی کہتے ہیں کہ اے رکھیشر و اُس شخص براٹ نے عبادت کر کے جس کو بنایا وہ میں ہوں اور میں سب کا پیدا کرنے والا ہوں یہہ بات آپ لوگ جانئے۔ پھر میں یعنے منوجی نے بخواہش پیدا کرنے عالم کے عبادت سخت کر کے دس رشیوں کو جو کہ پرجاپت ہیں پیدا کیا۔ الخ۔ +

کوئی چیز نہ تھی اور نہ اُس کی ہستی تھی - تاریکی تو تھی مگر یہہ جہان تاریکی سے ڈھنپا ہوا اور بے امتیاز پانی تھا - وہ خلا جو چھلکے سے چھپا تھا اکیلا گرمی کے زور سے پیدا ہوا (جس لفظ کا ترجمہ گرمی ہوا ہے وہ لفظ تپسیا ہے) اُس میں پہلے خواہش پیدا ہوئی جو عقل کا پہلا تخم تھی - باقی آیندہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴ دیکھو منوسمرتی پہلے ادھیائے کے پہلے اشلوک سے ۵۲ شلوک تک - +

اب جائے غور ہے کہ کس شاستر کا کہنا درست مانا جائے کیونکہ مصنفان شاستر تو کئی طرح سے اپنی اپنی خیالی تکیں چلا کر محض وہمی - ناقص اور مختلف طریق سے جگت کی پیدایش بتاتے ہیں - اور دیگر سب شاستروں کے برخلاف ویدانت شاستر تو جگت کے پیدا ہونے سے بھی انکاری ہے (کیوں نہ ہو جبکہ وید جس پر سب شاستروں کا دارمدار ہے وہ تو دم بخود حیران رہکر فرماتا ہے کہ کون بیان کر سکتا ہے کہ یہہ خلقت کس سے پیدا ہوئی -) تو بھی دیانندجی کے مقبولہ دھرم شاستر میں اول تو برہماجی انڈے زادہ ہو کر منوجی کے پیدا کرنے والے بنتے ہیں اور پھر منوجی سخت عبادت کر کے جگت کے پیدا کرنے والے بنے بیٹھے ہیں اور نیائے شاستر تو برہما اور منوجی وغیرہ کے خالق ہونے کی ضروریات کو برطاق رکھکر بے شمار ذرّوں سے خود بخود جگت کا پیدا ہونا پکار رہے ہیں - لہذا اقوال شاستر کسی حال میں لایق قبولیت کے نہیں ہیں - (جن کو ان شاستروں کی پوری پوری کیفیت سے آگاہی منظور ہو وہ کتاب گمشدہ درشن درپن کو پڑھ لیں جو مشن کتب خانہ سے ملسکتی ہے) - +

اب ہم اپنی سمند قلم کو عقل کے میدان میں بھی دوڑا کر دیانندجی کے اِس قول کو پھر دیکھتے ہیں "کہ جو ہے سو آگے کو ہوتا ہے" - وغیرہ یہہ خیال پُرانا اور دھریا اکثر بعض کا دستگیر رہا ہے کہ عدم سے عدم ہی ہوتا ہے ہست نہیں ہو سکتا سو دیانندجی بھی اُن پُرانے اور دھریوں کے خوشہ چین ہی معلوم ہوتے ہیں - پس واضح ہو کہ تین طرح کے لوگوں کی رائیں جگت کی پیدایش کے باب میں پیش ہو چکی ہیں اور وہ یہہ ہے +

اوّل - دھریوں کی رائے کہ کوئی خدا نہیں اور جگت خود بخود ذرّات عناصری کے اجتماع سے بنتا بنتا اِس صورت موجودہ میں آگیا ہے اور کوئی خالق اِس کا نہیں ہے جیسا کہ دیانندجی کا بھی خیال ہے +

دوم - ہمہ اوست والوں کی رائے - کہ یہہ کل عالم یعنے جڑ او چیتن سب خدا ہے اور خدا عالم ہے اور یہہ عالم اور کچھہ نہیں صرف خدا کی ہستی کی صورت اور خدا کا لباس ہے یعنے یہہ سب کچھہ جو دیکھنے میں آتا ہے خدا خود کئی طرح کی صورتیں بنا ہوا ہے جیسا کہ ویدوں اور ویدانتیوں کا خیال ہے +

سوم - خداپرستوں کی رائے - کہ صرف ایک اعلیٰ ہستی خود بخود ہے جس کا نام خدا ہے وہی ایک ہے جو واجب الوجود و لا احتیاج ولاثانی ہے اور یہہ عالم نہ اُسکا جز اور نہ لباس ہے اور خدا کو عالم کی ہستی کے اسباب یعنے مادی عناصری کی کچھہ ضرورت نہ تھی صرف اُس قادر مطلق خدا کی قدرت عالم کو نیست سے ہست کرنے کے لئے کافی اور بس تھی اور یہہ عالم بقدرت کاملہ اُس قادر مطلق خدا کے نیست سے ہست ہوا ہے اب ہم اِن تینوں رایوں پر غور کریں +

اوّل - دھریوں کی رائے - کہ جس میں دیانندجی بھی شامل ہیں کہ وہ جو ہے سو آگے کو ہوتا ہے اور جو نہیں ہے سو کبھی نہیں ہو سکتا یعنے مادی جو خود بخود ہے وہ جڑتا جڑتا اس موجودہ صورت میں آگیا ہے اور کوئی خالق اِسکا نہیں +

باقی آیندہ

امرتسر مینوسپل کمیٹی کی فیاضی

میاں اڈیٹر صاحب -

سلام کرتے ہیں +

آپ کو جو ہندوستانی عیسائی صاحب نے ایک مضمون جس میں مینوسپل کمیٹی امرتسر کی شکایت تھی بھیجا - اور آپنے شائع بھی کر دیا - کچھہ تحقیق بھی کر لیا تھا - آپ نے کیا سچ مچ سمجھ لیا تھا - کہ کمیٹی نے غریب عیسائیوں کو بھلا دیا - یہہ بھلا ہو سکتا ہے - ہماری مہربان مینوسپلٹی ایسی نہیں - کہ کسی کا حق رکھہ لے - اور پھر عیسائیوں کا جنسے اُنہوں نے اور اُن کی اولادوں نے بے انتہا فوائد حاصل کئے - معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے کارسپانڈنٹ ہندوستانی عیسائی صاحب بڑے بے صبر ہیں - اُنہوں نے نتیجہ کا انتظار نہیں کیا صرف سن لیا کہ آریوں کو یہہ ملا - ہندؤں کو یہہ عنایت ہوئی - محمدی یہہ لے بھاگے اور یہہ معلوم ہی نہ کیا - کہ بھاگتوں کی لنگوٹی عیسائیوں کے ہاتھہ آئی - ایسا بھی بے صبر کیا ہونا - امرتسر مینوسپلٹی نے پادری نورمن صاحب کو مشن سکول کے واسطے ص روپیہ ماہواری جو سالانہ ۶۰۰ روپیہ ہوتا ہے - عنایت کیا - اور ڈاکٹر ایچ ایم کلارک صاحب کو مشن ہسپتال کے لئے ص روپیہ ماہواری جو سالانہ ۶۶۰ روپیہ ہوتے ہیں مرحمت کیا - اور کیا چاہئے تھا - یہہ کم ہے - غالباً آپ کے ہندوستانی صاحب کی نظر میں تو یہہ رقم قلیل معلوم ہوتی ہوگی - میرے یار ۱۲ سو ۶۰ روپیہ سالانہ تھوڑا ہے - اگر یہہ بھی نہ دیتے - تو آپ کا کیا زور تھا - کمیٹی روپیہ کی مالک مختار ہے - آپکا حق ہی کیا ہے - کمیٹی میں کوئی عیسائی ممبر بھی ہے - ؟ کوئی نہیں - تو بس چپکے رہئے - جو مل گیا سو ہی غنیمت ہے - جو بہت چیں بیں کروگے - تو اِس سے بھی ہاتھہ دھو گے - شکریہ ادا کرو - کہ کمیٹی نے آپکو یاد کیا - اور اگر مس ہیولٹ صاحب

کے ہسپتال کیطرح عدم یاد میں رہتے تو پھر آپ کیا کر سکتے تھے۔ وہی جو مس صاحبہ موصوفہ نے کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں خاموش بیٹھی ہیں۔ اگرچہ ہم آپ کی طرح ہمیشہ ازمرگ واویلا نہیں کرتے۔ لیکن اب ہمکو شکایت کا اور واویلا کرنیکا پورا موقع دیا گیا ہے۔ ہم پکار کر اور بلا کر کمیٹی کو خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ یہہ آپنے کیا کیا۔ امرتسر شہر میں جیسا آپ صاحبان کی اور کل امرتسر کی عورات کے لئے مس ہیولٹ صاحبہ کا زنانہ ہسپتال ہے۔ پنجاب کے کسی شہر میں نہیں۔ یہہ صرف امرتسر کی خوش قسمتی ہے +

نہ صرف مناسب تھا بلکہ فرض تھا۔ کہ آپ اُنکی امداد سے چشم پوشی نہ کرتے۔ اب بھی ہو سکتا ہے۔ اگر ذرا بھی آپ ہماری عرض پر غور فرماویں۔ تو آپ کو سچ مچ وہ بے انتہا فوائد اس زنانہ ہسپتال کے نظر آوینگے کہ آپ کو بلا تامل ماننا پڑیگا۔ کہ حقیقتاً سب سے اول ہی ہسپتال امداد و شکریہ کا مستحق ہے۔ اور ایسی امداد نہیں جیسی آپنے ڈاکٹر کلارک صاحب کے ہسپتال یا مشن سکول کو دی ہے۔ تو آپ نے صرف آنسو پونچھ دیئے ہیں (تسپر اس کے لئے بھی ہم آپ کے نہایت ہی ممنون و مشکور ہیں) مگر ایک معقول رقم خرچ اور فوائد کے لحاظ سے +

ای مہربان میونسپلٹی امرتسر کیا آپ توجہ کرینگے شاید یہہ اعتراض ہو۔ کہ کمیٹی کل خرچ دائیوں کے ہسپتال کے لئے دیتی ہے۔ یہہ بالکل ٹھیک اور درست ہے مگر اس میں مس ہیولٹ صاحبہ کا دخل ہی کیا ہے۔ وہ تو صرف وہاں کی سپرنٹنڈنٹ ہیں مالک تو آپ ہی ہیں۔ وہ تو اپنی گھر کی بات ہے گھر کے لوگوں کو جو مستحق ہیں دینا کچھ مہربانی میں داخل نہیں۔ وہ تو اپنا حق لیتے ہیں۔ غیروں کو جنسے گھر کے لوگ اور غریب غربا سب مستفید ہوتے ہیں دینا مہربانی ہے۔ آخر میں ہم آپکی مہربانی کا شکریہ اور مس صاحبہ ممدوحہ کی امداد کے لئے درخواست کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ ہماری درخواست اور شکریہ قبول فرماوینگے

راقم۔ پنجابی عیسائی

مختلف واقعات

کیا خوب۔ ادیب عالم لکھتا ہے کہ ایک صاحب ریلوے اسٹیشن پر قلی اسباب اٹھانے کے واسطے تلاش کرتے تھے۔ ایک قلی سے پوچھا۔ شہر تک کیا لیگا اُسنے کہا اڑھائی آنہ۔ اُنہوں نے کہا ایک آنہ لیگا۔ قلی مذکور نے جواب دیا۔ ایسا ہی ہے تو کسی مڈل پاس والے کو بلا لیجئے۔

لطیفہ جوبلی کے غلط مفہوم پر جو کچھ خبریں اطراف سے آئیں اُن میں فیض آباد کی خبر بہت خوب ہے ضلع سے کچھ لوگ روشنی دیکھنے آئے۔ ایک ضعیفہ مسلمان جو اپنے کو بہت عقیل جانتی تھی۔ بولی تم نہیں جانتے اللہ نے رانی کو بڑھاپے میں بیٹا دیا +

امریکا میں ایک شخص کو یہہ مرض ہو گیا ہے کہ ہر وقت چلتا رہتا ہے۔ کھانا پینا سونا سب چلتے میں کرتا ہے ۲۴ گھنٹہ میں ۲۲ گھنٹہ چلتا ہے۔ اگر بیٹھے تو ٹانگوں میں سخت درد ہو + م۔ ن۔ ر

مدراس احاطہ میں گذرے دس سال کے عرصہ میں وطنی مسیحیوں کے شمار میں ۲ لاکھ کی ترقی بتلائی جاتی ہے۔ بڑے شکر کی بات ہے۔ کہ ہند کے جنوبی اضلاع میں مسیحی دین ترقی کرتا جاتا ہے۔ کاش کل ہند جلد مسیح کی نجات سے فیضیاب ہو +

ایک ولائتی پادری کو (جسکے پاس نہ تو نکاح کا لائسنس تھا اور نہ اُسنے شادی والوں کا نام پکارا) ایک شخص کی شادی خلاف قانون کرنے کے جرم میں ۱۸ ماہ کی قید بسخت مشقت کی سزا عدالت کی طرف سے ہوئی + م م

مسٹر جسٹس ہاکنس صاحب فرماتے ہیں کہ اگر انگلستان کے جرموں کی تحقیقات کی جائے۔ تو فی صدی ۷۵ جرم شراب خواری کے باعث معلوم ہونگے +

کل دنیا میں ۶۲ لاکھ یہودی ہیں۔ اُن کا شمار یورپ میں ۴۵ لاکھ ہے۔ ایشیا میں ۳ لاکھ۔ افریکہ میں ۳۵ ہزار امریکہ میں ۲ لاکھ ۵۰ ہزار ہے +

امریکہ میں چونکہ دن چھوٹا ہے۔ زراعت کے کام بخوبی نہیں ہو سکتے۔ تو جا بجا کہربائی روشنی قایم ہوئی ہے۔ کہ وہ لوگ اپنی زراعت کے کاموں میں مصروف ہوں۔

استادوں کے لئے تعلیم کا بڑا اصول یہہ ہے کہ اپنے شاگردوں کو سوچنے دیں۔ نہ اُنکے لئے آپ سوچیں۔ اُنکو بولنے دیں۔ نہ اُنکے لئے آپ بولیں۔ اُنکو طبیعت پر زور ڈالنے دیں۔ نہ خود طبیعت داری ظاہر کریں + ا۔ ب

صاحب اخبار وزیر ہند سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ یہاں آجکل چوری چکاری کا بہت زور ہے۔ لطف یہہ ہے کہ چوروں کا سراغ تک نہیں لگتا۔ یہاں کی پولیس کا عجب حال ہے +

توقع ہم کو تھی جس سے ستم کی داد پانیکی
وہ ہم سے بھی زیادہ خستہ تیغ ستم نکلے

سرکاری خبریں

اضلاع راولپنڈی و پشاور میں خفیف بارش

ہوئی صحت عموماً عمدہ ہی۔ نرخ اجناس کم و بیش ہوتا رہتا ہی بہ سبب امساک بارش فصل کو نقصان ہو رہا ہی +

صاحبان اسسٹنٹ ڈاکٹر اسسٹنٹ کا انگلا ششماہی امتحان ۱۳ اپریل ۱۸۸۸ع کو بمقام لاہور شروع ہوگا۔ ای۔ سی۔ مارشل صاحب بہادر جج عدالت مطالبہ خفیفہ امرتسر صدر کمیٹی امتحان کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں جو امیدوار امتحان میں شامل ہونا چاہیں۔ اُنہیں چاہئے کہ امتحان سے کم سے کم دو ہفتہ پیشتر صاحب موصوف کو اپنے ارادہ کی اطلاع دیں - +

کرنیل گارڈن ینگ صاحب بہادر کمشنر جالندھر کو ۱۵ اپریل ۱۸۸۸ع یا اسی تاریخ مابعد سے جب وہ کام سے سبکدوش ہوں تین ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی +

جب میجر منگمری صاحب ۱۱ مارچ ۱۸۸۸ع سے رخصت فرلو لینگے تو سنیڈ مین صاحب بطور قایم مقام ڈپٹی کمشنر بندوبست و کاغذات مال کام کرینگے +

اخبارات تار برقی

لنڈن ۸ مارچ کل رات ہوس آف کامنس میں مسٹر بریڈلانے ایک تحریک پیش کی کہ سر ڈرمنڈ ولف کے مشن کے اخراجات نامنظور کئے جائیں لیکن وہ نامنظور کی گئی۔ سر جیمس فرگسن نے سر ڈرمنڈ ولف کی نہایت تعریف کی اور کہا کہ ان کو ہر ایک طرح پر امید ہی کہ وہ اپنے مشن کو ایک کامیاب نتیجہ پر پہنچا ینگے +

مسٹر آرتھر جی نور صاحب جدید سکرٹری آئرلینڈ نے صدارت کمشن سکہ سے استعفا دیا ہی +

لنڈن ۹ مارچ تخمینہ جات فوج انگریزی بقدر ایک کروڑ ۸۴ لاکھ پونڈ کئے ہیں +

آنریبل ای۔ اسٹینہوپ سکرٹری آف اسٹیٹ جنگ نے اس خرچ کی تفصیل میں ایک یادداشت تحریر فرمائی ہی جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہماری افواج کی فراہمی کی تجویز عملی طور پر مکمل ہوگئی ہی جس کے ذریعہ دو مضبوط آرمی کور جنگ میں جا سکتے ہیں۔ تجویز مذکور کی رو سے رائل انجنیروں اور قلعہ بند آرٹلری بیشی کی ضرورت ہی۔ یادداشت مذکور میں بیان کیا گیا ہی کہ یہہ امید کرنے کی ہر ایک وجہہ ہی کہ جدید میگزین رائفل کی حرفت بہت جلد ترقی کریگی تخمینہ جات میں ہونگ کانگ اور سنگاپور کی قلعہ بندی کی تکمیل بھی شامل ہی +

عام طور پر یہہ خیال منقش ہی کہ روس جنگ نہ کریگا بلکہ بالفعل اپنی جگہہ پر ساکن رہیگا +

وئینا ۸ مارچ شہنشاہ فرینسس جوزف نے آج ممبران ڈیلیگیشن سے بات چیت کرتے وقت فرمایا کہ ایکو ہر طرح پر اعتماد ہی کہ امن قایم رکھا جائیگا +

بمبئی ۱۰ مارچ۔ ایک سرکاری رزولیوشن میں یہہ اعلان کیا گیا ہی۔ کہ میونسپل کارپوریشن نے تکمیل انسٹیٹیوٹ کو سالانہ ۵ ہزار روپیہ اور ایسو سی ایشن کارخانہ داران نے دو ہزار روپیہ سالانہ دینے کا اقرار کیا ہی۔ گریٹ انڈین پننسولا ریلوے اور بمبئی بڑودہ اور سنٹرل انڈیا ریلوے میں سے ہر ایک نے ۱۲ سو روپیہ سالانہ کا اقرار کیا ہی علاوہ چار ہزار روپیہ کے جو یکمشت دیا ہی - +

حضور گورنر با اجلاس کونسل یہہ اعتماد کرتے ہیں کہ کوئی ایسا طریقہ نکالا جائیگا کہ جس سے ریں فنڈ اور سر کرسٹ جی جیجی بھائی فنڈ انسٹیٹیوٹ مذکور کے کارآمد ہو سکے۔ یہہ مشتہر کیا گیا ہی کہ اس جدید انسٹیٹیوٹ کے پرنسپل ڈاکٹر واسی صاحب ہونگے اگرچہ پہلے پہل ان کی خدمات سندھ کالج کے لئے حاصل کی گئی تھیں - +

صوفیہ ۔۵ مارچ۔ جو لوگ بغاوت رسٹچک کے محرک ہوئے تھے۔ اُن میں سے نو کو سزائے موت اور بہتوں کو حبس دوام کی سزا دیگئی ہی +

رسٹچک ۔۱۲ مارچ۔ جن سازش کنندوں کو سزائے موت دیگئی ہی۔ اِن کے ناموں میں کرنیل فیلف میجر اُوزولف اور ایک روسی مسمی بولمین کے نام بھی داخل ہیں۔ خارجی کانسل سفارش کرتے ہیں کہ صوفیہ میں رحم کے لئے درخواست کیجائے +

ایک کارڈ ٹائپ کا چھپا ہوا ہمیں ملا ہی

جس پر راقم کا نام نہیں۔ پوسٹ آفس کی مہر بریلی کی ہی۔ اگر قیصری پریس کا معاملہ سچ مچ ایسا ہی ہی تو نہایت افسوس ہی۔ بدنام کنندہ نکونامے چند +

اُس کارڈ کی نقل یہہ ہی

ہر خاص و عام پریس کے لوگوں کو ظاہر ہووے اور یہہ امر قابل سوچنے کے ہی کہ خواہ وہ کمپازیٹر ہو خواہ ڈسٹری بیوٹر ہو خواہ پریسمین ہو غرضکہ کوئی ہو اطلاع ہی کہ اگر قیصری پریس کا منیجر کوئی صاحبان کو بلا دے ہرگز نہ آئیو سبب یہہ ہی کہ قیصری پریس کا منیجر صبح و شام اور اتوار کو بھی کام لینا جانتا ہی پر تنخواہ دینا نہیں جانتا اور آدمیوں کی قدر نہیں کرتا اور تنخواہ دبا لیتا اور ڈیڑھ ۲ مہینے کے بعد ۴-۴ اور ۸-۸ آنہ کرکے دیتا ہی اور نوکروں کو تنگ کرتا ہی اور زبان کا جھوٹا وقت پر تنخواہ نہیں دیتا اگر قیصری پریس کا منیجر کسیکو بلا دے نہ آئیو نہیں تو وہ صاحب ایسا پچھتا ویگا کہ کبھی نہ پچھتایا ہوگا حقیقت میں یہہ بات سچ ہی اگر کوئی چاہے آزما بھی لو۔ دودھا۔ منہہ میٹھا من بس بھرا ناگمیٹ کا ہیت آپ کاج پر دو صیا۔ اُسے بلا جو برٹ ہی یہہ منیجر کی تعریف ہی منہہ میں رام رام بغل میں چھرا۔ اگر گر گرے تو تنخواہ ہی پر۔ بس ہندوستانی کی کیا تاب ہی (یہہ انگریزوں ہی کا بوتا ہی جو کہ ری مزدوری چوکھا کام ہوتا ہی) - +

شعر و سخن نمبر ۱

مصرع طرح

اِس لئے تصویرِ جاناں ہمنے کھچوائی نہیں

غزل

طبعزاد منشی حسن علی صاحب متخلص سفیر

فکر مانی میں کبھی وہ شکل در آئی نہیں
اِس لئے تصویرِ جاناں ہم نے کھچوائی نہیں

حسن میں وہ ہے زیادہ سارے آدمزاد ہیں
ایسی صورت نسل انساں میں کہیں پائی نہیں

اُسکے آگے حسن یوسف کا نہیں جلتا چراغ
مہر و ماہ کے خواب میں بھی یہہ ضیا آئی نہیں

جسکو ذات پاک عیسیٰ کی شناسائی نہیں
معرفت میں اُسکو کچھہ بھی علم و دانائی نہیں

روح کی آسودگی حاصل نہیں مطلق اُسے
جس نے یہہ نانِ سماوی اِبتلک کھائی نہیں

بندۂ دنیا تھے ہم اب دل سے ہیں تیرے غلام
بندگی میں تیرے آزادی ہے رسوائی نہیں

تیرا دریائے محبت بے نہایت ہے عمیق
آجتک پائی کسی نے اُسکی گہرائی نہیں

زندہ نور ہو گیا اپنا تنِ بیجاں سفیر
کیا یہہ عیسیٰ کی مسیحائی مسیحائی نہیں

غزل طبعزاد واعظ

کیا کروں تعریف تیری مجھہ میں دانائی نہیں
دیکھئے میتاب میں کچھہ تاب گویائی نہیں

تو خدا ہے اور انساں یہہ میرا ایمان ہے
اِس عجب حکمت کی انساں میں شناسائی نہیں

کس طرح تیرے قدم پر میں قدم اب رکھہ سکوں
جانتے ہیں آپ بندے میں توانائی نہیں

ای مسیح مصلوب میں تیری اُٹھا لونگا صلیب
بس یہی عزت ہے میری اِس میں رسوائی نہیں

جو خدا کی شکل میں تجھکو نہیں ہیں دیکھتے
آنکھہ پتھر کی ہے اُن کی جس میں بینائی نہیں

میں فدا جی جان سے ہوں نام پر تیرے مسیح
کچھہ مجازی عشق سے مجھکو تو آگاہی نہیں

اُس جگہہ تک پہنچ ممکن ہے نہیں بہزاد کی
اِس لئے تصویرِ جاناں ہم نے کھچوائی نہیں

اُس کا نقشہ صاف ہے انجیل میں اُترا ہوا
اِس لئے تصویرِ جاناں ہم نے کھچوائی نہیں

اُس کی سیرت اُسکی صورت ہے میرے دل کا نگیں
اِس لئے تصویرِ جاناں ہمنے کھچوائی نہیں

جو خدا کا رحم تو نے ہم پہ ظاہر کر دیا
ایسی رحمت تو کبھی موسیٰ نے بتلائی نہیں

اب خدا کا فضل ہے انجیل سے ظاہر ہوا
یہہ زمانہ آخری ہے وقت موسائی نہیں

گر کروں جی جان سے تجھکو نہ ای عیسیٰ پیار
نام رکھتا ہوں دلے دل سے میں عیسائی نہیں

تیرے در پر سر مرا ہے ای مسیح گردن فراز
اِس اطاعت سے پھروں جبیں کبھی آئی نہیں

جو بنایا تو نے پیارے بہت سب کچھہ ہے بنا
اِس طرح کی آدمی سے بات بن آئی نہیں

تیری اُلفت کے مزے کا ایسا سودا ہے مجھے
چھوڑ دوں تجھکو مسیحا کچھہ میں سودائی نہیں

جو کہ ڈھونڈیگا سو پا دیگا تیرا فرمان ہے
ایسے بندوں کو ملے کیا جنکو جویائی نہیں

جن مجالس میں تیری تعریف نہ ہووے مسیح
اُن میں رونق کچھہ نہیں وہ محفل آرائی نہیں

جان دی تو نے ذبیح اللہ سب کے واسطے
ایسی خوبی اور میں ہمنے کبھی پائی نہیں

حکم تیرا ہاں کی ہاں اور بس نہیں ہووے نہیں
قسم تو ہم نے بھی پیارے پھر کبھی کھائی نہیں

روح کا انعام چھوڑوں واسطے دنیا کے حیف
ایسا بیہودہ یہہ بندہ کچھہ تمنائی نہیں

تو مجھے دے معرفت ای بانئے ارض و سما
اِس حقیقت سے ذرا واعظ کو آگاہی نہیں

شعر و سخن نمبر ۲

مصرع طرح

دشت غربت میں مسافر کو وطن یاد آیا

لودیانہ

خبر ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر یکم یا دوم اپریل کو دورہ سے واپس تشریف لے آوینگے +

بجائے چتر سنگہ صاحب تحصیلدار منشی گاموں خان صاحب تعینات کئے گئے +

چند نقلنویسوں نے بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر درخواست دی ہے کہ یہاں نقلنویسوں کی تعداد ۴۳ - ۴۴ ہے اِس کثرت کو کم کرنا چاہئے +

ہمارا خیال تھا - کہ ہولی بآرام ہولی - مگر لودیانہ ایسی جگہہ نہیں - کہ جہاں ایسے موقعہ خیر سے گذر جائیں - سُنا گیا ہے کہ ایک قصاب نے چند ہندوؤں پر نالش جڑدی ہے - کہ میرا دل دکھانے اور مذہبی توہین کے لئے مجھپر رنگ ڈالا - سردار لچھمی سہا صاحب بہادر کے محکمہ سے اظہار ہوکر برائے تفتیش مقدمہ سپرد پولیس ہوا +

منشی فتح محمد قتش صاحب بہادر کی منشی کے لئے منتخب کیا گیا +

عرائض نویس بھی ٹکس سے بری نہ رہے - اجکل اُنکے انکم کی تفتیش ہو رہی ہے - اور ٹکس لگ رہا ہے +

اتوار کے روز یہاں پیر منوی کا میلا تھا - مگر آندھی

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی - بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا